روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
الفضل
قائمقام ایڈیٹر : فخرالحق شمس
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعہ 25 ستمبر 2009ء 5 شوال 1430 ہجری 25 تبوک 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 216

آخری تین سورتیں

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر رات اپنے بستر پر جاتے تو دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں ملاتے پھر ان میں پھونکتے اور قرآن کریم کی آخری تین سورتیں پڑھتے۔ پھر جہاں تک ہوسکتا اپنے بدن پر ملتے اور آغاز سر منہ اور جسم کے اگلے حصہ سے فرماتے۔

(صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل المعوذات حدیث نمبر:4630)

29 رمضان المبارک کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا درس القرآن، قرآن کریم کی آخری چار سورتوں کی پُر معارف تفسیر

خدا تعالیٰ کی توحید پر پورا یقین رکھنے سے انسان نجات پاتا ہے

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر چیز کا ایک نور ہوتا ہے اور قرآن کا نور قل ھو اللہ احد ہے، یہ سورۃ عذاب سے امن میں رکھنے والی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے درس القرآن فرمودہ 20 ستمبر 2009ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

درس القرآن کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور اختتامی درس القرآن دینے کے لئے 29 رمضان المبارک مورخہ 20 ستمبر 2009ء کو پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 5 بجکر 7 منٹ پر بیت الفضل لندن میں تشریف لائے۔ بیت الفضل کے علاوہ محمود ہال وغیرہ میں کثیر تعداد میں احباب جماعت حضور انور کا درس القرآن سننے کے لئے جمع تھے۔ حضور انور کا یہ درس القرآن مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ حضور انور نے قرآن کریم کی آخری چار سورتوں، سورۃ الھب، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کا درس دیا۔ چاروں سورتوں کی تلاوت و ترجمہ کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ ابولہب جو کہ آنحضرتؐ کا چچا تھا۔ آپؐ کی مخالفت میں سرگرم تھا اور پھر فرمایا کہ دین حق کے خلاف جنگ کی آگ بھڑکانے والے ہمیشہ ناکام و نامراد ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ فرمایا سورۃ فاتحہ کی دعا غیر المغضوب ...... کے معنوں کی طرف قرآن شریف کی آخری چار سورتوں میں اشارہ ہے۔ آیت تبت یدا ابی لھب سورۃ فاتحہ کی دعا غیر المغضوب ...... کی ایک شرح ہے۔ پھر اس کے بعد جو سورۃ فاتحہ میں ولا الضالین ہے اس کے مقابل پر اس کی تشریح میں سورۃ اخلاص ہے اور اس کے بعد آخری دو سورتیں الفلق اور الناس سورۃ الھب اور سورۃ اخلاص کے لئے بطور شرح کے ہیں۔ سورۃ فلق اور الناس میں اس تاریک زمانے سے خدا کی پناہ مانگی گئی ہے جبکہ لوگ خدا کے برگزیدہ کو دکھ دیں گے اور جبکہ عیسائیت کی ضلالت تمام دنیا میں پھیلے گی۔ انہی دونوں بلاؤں میں مبتلا ہونے کی وجہ سے آخری زمانے میں قیامت برپا ہوگی اور قرآن کریم کی آخری چاروں سورتوں یعنی الھب، الاخلاص، الفلق اور الناس میں انہی دونوں بلاؤں سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگی گئی ہے اور یاد رہے کہ ان دونوں فتنوں کا قرآن شریف میں مفصل بیان جبکہ سورۃ فاتحہ اور آخری چار سورتوں میں اجمالاً ذکر ہے۔ بعد ازاں حضور انور نے سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی ایک ایک آیت پڑھ کر اس کی مختصر تشریح و تفسیر بیان کی اور ان میں مذکور دین حق کی مخالفت میں دشمن کے فتنوں اور سازشوں سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگنے اور ان فتنوں اور دشمن کی سازشوں اور منصوبوں سے محفوظ رہنے کے لئے خدا تعالیٰ سے ہمیشہ دعا کرتے رہنے کی طرف ترغیب دلائی۔

حضور انور نے سورۃ الاخلاص کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے اور تثلیث وغیرہ کی تردید سورۃ اخلاص میں کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لاثانی ہونے کا اس میں بیان ہے، توحید کا ایسا واضح بیان کسی دوسری کتاب میں نہیں، پھر یہ کہ یہ انسان کے اندر اخلاص پیدا کرتی ہے، خدا تعالیٰ کی توحید پر پورا یقین رکھنے سے انسان نجات پاتا ہے، پھر یہ کہ یہ سورۃ پورے علم و عمل اور معرفت کا ذریعہ ہو کر انسان کو درجہ ولایت تک پہنچا دیتی اور شرک اور نفاق سے انسان کو بری کر کے خدا تعالیٰ کا خالص بندہ بنا دیتی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہر چیز کا ایک نور ہوتا ہے اور قرآن کا نور قل ھو اللہ احد ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ یہ سورۃ عذاب سے امن میں رکھنے والی ہے۔ آنحضرتؐ نے اس سورۃ کو ثلث قرآن قرار دیا ہے۔

حضور انور نے درس القرآن کے آخر پر آنحضرتؐ پر درود بھیجنے، خاندان حضرت مسیح موعود، دین حق کے غلبے، نظام جماعت احمدیہ عالمگیر، واقفین زندگی و واقفین نو، دجال کے فتنے سے محفوظ رہنے، راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کی بلندی درجات، اسیران کی رہائی اور اسی طرح تحریک جدید و وقف جدید میں مالی قربانی کرنے والوں سمیت دیگر کئی شعبہ جات کا ذکر کر کے ان کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اور پھر اجتماعی دعا کرائی جس کے ساتھ درس القرآن اختتام پذیر ہوا۔ تمام موجود احباب جماعت نے بڑے شوق و ذوق سے حضور انور کا یہ درس القرآن سنا۔ جبکہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر لائیو نشریات کے ذریعے تمام دنیا میں موجود احباب جماعت احمدیہ عالمگیر حضور انور کے درس القرآن سے مستفیض ہوئے۔

اپنی اصلاح کی فکر کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

"میں ہر گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر اور ہر گھرانہ کو مخاطب کر کے بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں اور جو احمدی گھرانہ بھی آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاحی کوشش کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوگا وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کی جماعت کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے وہ اس طرح جماعت سے نکال کے باہر پھینک دیا جائے گا جس طرح دودھ سے مکھی۔ پس قبل اس کے کہ خدا کا عذاب کسی قہری رنگ میں آپ پر وارد ہو یا اس کا قہر جماعتی نظام کی تعزیر کے رنگ میں آپ پر وارد ہو اپنی اصلاح کی فکر کرو اور خدا سے ڈرو اور اس دن کے عذاب سے بچو کہ جس دن کا ایک لحظہ کا عذاب بھی ساری عمر کی لذتوں کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے کہ اگر یہ لذتیں اور عمریں قربان کر دی جائیں اور انسان اس سے بچ سکے تو تب بھی وہ مہنگا سودا نہیں، سستا سودا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 23 جون 1967ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 762-763)

ہر قسم کی بدرسوم کے خلاف جہاد میں ہر احمدی کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

(مرسلہ: ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

آرتھوپیڈک سرجن کی آمد

مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب آرتھوپیڈک سرجن مورخہ 27 ستمبر 2009ء کو آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین ان کی خدمت سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور شعبہ پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر

نمبر 548

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عدیم المثال مظاہرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی زبان مبارک سے ایک جلیل القدر صحابی کا ناقابل فراموش واقعہ:۔

حقیقی ایمان کی علامت یہ ہے کہ جہاں اپنوں اور بیگانوں سے حسن سلوک کیا جائے وہاں دین کے معاملہ میں ایسی غیرت رکھی جائے کہ اگر عزیز سے عزیز وجود کو بھی خدا تعالیٰ کے لئے ترک کرنا پڑے تو انسان اسے فوراً ترک کر دے۔ صحابہؓ کو دیکھ لو انہوں نے اپنے ایمان کا کیسا عظیم الشان مظاہرہ کیا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول نے ایک موقع پر کہا تھا اور قرآن کریم میں بھی اس کا ذکر آتا ہے کہ مجھے مدینہ میں داخل ہو لینے دو۔ مدینہ کا سب سے زیادہ معزز شخص (یعنی وہ کمبخت خود) سب سے زیادہ ذلیل شخص یعنی نعوذ باللہ............کو وہاں سے نکال دے گا (منافقون: آیت 9) یہ بات رسول کریم ﷺ کو بھی پہنچ گئی عبداللہ بن ابی بن سلول کا بیٹا جس کا پہلا نام حبابؓ تھا مگر بعد میں رسول کریم ﷺ نے اس کا نام بھی عبداللہؓ رکھ دیا تھا بھاگتا ہوا رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ میرے باپ نے ایسی بات کہی ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اس کی سزا سوائے قتل کے اور کوئی نہیں ہو سکتی میں صرف یہ درخواست کرنے کے لئے آیا ہوں کہ اگر آپؐ نے اسے قتل کروانا ہو تو مجھ سے کروائیں تا ایسا نہ ہو کہ کوئی اور صحابی اسے قتل کرے تو بعد میں کسی وقت مجھے جوش آ جائے اور میں اسے قتل کر بیٹھوں اس لئے کہ اس نے میرے باپ کو مارا ہے لیکن رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا ایسا کوئی ارادہ نہیں۔ اب گو رسول کریم ﷺ نے اس کا یہ گناہ معاف کر دیا تھا مگر اس کے بیٹے نے اسے معاف نہ کیا۔ جب لشکر مدینہ کو واپس چلا تو اس کا بیٹا جلدی سے آگے نکل کر شہر کے دروازے پر کھڑا ہو گیا، تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ جب عبداللہ بن ابی بن سلول مدینہ میں داخل ہونے لگا تو اس کے بیٹے نے کہا کہ میں تمہیں اس وقت تک شہر میں داخل نہیں ہونے دوں گا جب تک تو یہاں کھڑا ہو کر اس بات کا اقرار نہ کرے کہ **تو مدینہ کا سب سے زیادہ ذلیل انسان ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ مدینہ کے سب سے زیادہ معزز شخص ہیں اگر تو نے اس بات کا اقرار نہ کیا تو خدا کی قسم میں اس تلوار سے تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا اور اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں کروں گا کہ تو میرا باپ ہے۔** بیٹے کے منہ سے یہ بات سن کر وہ بہت گھبرایا اور جھٹ گھوڑے سے اتر آیا اور مدینہ کے دروازے میں کھڑے ہو کر اس نے کہا اے لوگو سن لو اور گواہ رہو کہ میں مدینہ کا سب سے زیادہ ذلیل انسان ہوں اور محمد رسول اللہ ﷺ مدینہ کے سب سے زیادہ معزز انسان ہیں۔ اس کے بعد اس کے بیٹے نے کہا اب تم اندر جا سکتے ہو ورنہ خدا کی قسم اگر تم یہ اقرار نہ کرتے تو میں تمہیں شہر میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیتا بلکہ یہیں تمہیں قتل کر دیتا دیکھو ان لوگوں نے کیسی شاندار قربانیاں کی تھیں۔ آجکل تو کوئی اپنے دوست کے خلاف بھی بات نہیں سن سکتا لیکن وہاں بیٹا اپنے باپ کا رستہ روک کر کھڑا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ تم یہ اقرار کرو کہ میں مدینہ کا سب سے زیادہ ذلیل شخص ہوں اور محمد رسول اللہ ﷺ مدینہ کے سب سے زیادہ معزز شخص ہیں۔ ورنہ میں تمہیں شہر میں داخل نہیں ہونے دوں گا بلکہ تلوار سے اسی جگہ ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔

ہماری جماعت کو بھی دینی معاملات میں اسی قسم کی غیرت دکھانی چاہئے اور پھر انتظار کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کس طرح مدد کرتا ہے یقیناً اگر وہ ایسا کریں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ کے فرشتے پَر باندھ کر نیچے اتریں گے۔

(خطبات وقف جدید صفحہ 64-65 اشاعت 2008ء)

مورخ اسلام ابن ہشام الحمیری (متوفی 828ء) نے اپنی مشہور عالم تاریخ میں اس اہم واقعہ کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اس کا تعلق غزوہ بنی مصطلق سے ہے جو گریگورین کیلنڈر کی رو سے دسمبر 626ء و جنوری 627ء کے دوران وقوع پذیر ہوا۔ حضرت مصلح موعود کا عارفانہ شعر ہے

عاقل کا یہاں پر کام نہیں وہ لاکھوں بھی بے فائدہ ہیں
مقصود مرا پورا ہو اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشادات کی روشنی میں

واقفین و واقفات نو کو چند قیمتی ہدایات

واقفین نو کی تربیت کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بہت باریکی سے جماعت کو ہدایات ارشاد فرمائیں تا کہ آئندہ آنے والی عظیم لیڈر شپ کے لئے عظیم الشان مجاہد تیار ہو سکیں۔ چند ایک خلاصۃً پیش ہیں۔

والدین اپنا عملی نمونہ بہترین رنگ میں بچے کے سامنے پیش کریں، واقفین بچوں پر ابتداء ہی سے گہری نظر رکھیں، بچوں میں اخلاق حسنہ پیدا کریں، بچپن ہی سے جھوٹ سے نفرت اور سچ سے محبت پیدا کریں۔ بچوں کے مزاج میں شگفتگی پیدا کریں، تحمل مزاجی پیدا کریں، پاکیزہ مزاح کی عادت ڈالیں، قناعت پیدا کریں اس کا واقفین سے بڑا گہرا تعلق ہے، دیانت وامانت کے اعلیٰ مقام تک ان بچوں کو پہنچانا ضروری ہے، قناعت کے ساتھ ساتھ غنا کا ہونا بھی بہت ضروری ہے، تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ سکھانے پر خاص توجہ دیں، تعلیم میں وسعت پیدا کریں دینی تعلیم کے لئے مرکزی اخبار و رسائل کا مطالعہ ضروری ہے، علم کی بنیاد وسیع ہو دین کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم پر بھی خاص توجہ دی جائے، غصے کو ضبط کرنے کی عادت ہو، اپنے سے کم علم کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں، غور وخوض کے بعد سوال کا جواب دینے کی عادت ہو، علم کو علم کی حد تک اور اندازے کو اندازے کی حد تک بیان کرنے کی عادت ہو، شروع ہی سے حساب کتاب رکھنے کی تربیت دیں، سخت جانی کی عادت ڈالیں، نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن ہی سے عادت ڈالیں، اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ سے وابستہ رکھیں، بچوں کے سامنے نظام کی تخفیف یا عہدیدار کے خلاف شکوہ نہ کریں اس سے بچوں میں نظام کا احترام پیدا ہو جائے گا، وقف سے وفا کا مادہ پیدا کریں تا کہ وفا کے ساتھ آخری دم تک وقف سے چمٹے رہیں۔ شوخیوں اور چالاکیوں سے بچائیں، کم از کم تین زبانیں سکھانے کا انتظام کریں۔ (اردو، عربی اور کوئی ایک اور زبان)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 ستمبر 1989ء میں فرمایا:

''علمی کام میں ہمیں واقفین بیٹیاں بہت کام آ سکتی ہیں۔ انہوں نے میدان میں بھی جانا ہوگا۔ لیکن وہ تصانیف کریں گی وہ گھر بیٹھے ہر قسم کی خدمت کے کام اس طرح کر سکتی ہیں کہ اپنے خاوند سے ان کو الگ نہ ہونا پڑے اس لئے ان کو ایسے کام سکھانے کی خصوصیت سے ضرورت ہے''

نیز فرمایا:

''اگر وہ زبانیں سیکھ لیں تو گھر بیٹھے بڑے آرام سے خدمت کر سکتی ہیں............ پھر ان زبانوں میں ٹائپ کرنا بھی سکھایا جائے۔ اور ان زبانوں کا لٹریچر ان کو پڑھایا جائے''۔ (10 ستمبر 1989ء خطبہ جمعہ)

''جہاں تک بچیوں کی تعلیم کا تعلق ہے اس میں خصوصیت کے ساتھ تعلیم دینے کی تعلیم دلانا یعنی ایجوکیشن کی انسٹرکشن جیسے Bachelor Degree in Education غالباً کہا جاتا ہے یا جو بھی اس کا نام ہے مطلب یہ ہے کہ ان کو استانیاں بننے کی ٹریننگ دلوانا خواہ ان کو استانی بنانا ہو یا نہ بنانا ہو ان کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ اسی طرح لیڈی ڈاکٹرز کی جماعت کو خدمت کے میدان میں بہت ضرورت ہے پھر کمپیوٹر سپیشلسٹ کی ضرورت ہے۔ اور ٹائپسٹ کی ضرورت ہے اور یہ سارے کام عورتیں مردوں سے ملے جلے بغیر، سوائے ڈاکٹری کے باقی سارے کام عمدگی سے سرانجام دے سکتی ہیں۔ پھر زبانوں کا ماہر بھی ان کو بنایا جائے''۔

وہ تمام باتیں جو مردوں کے متعلق یا لڑکوں کے متعلق میں نے بیان کی ہیں وہ ان پر بھی اطلاق پاتی ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ انہیں گھر گرہستی کی اعلیٰ تعلیم دینا بہت ضروری ہے۔ اور گھریلو اقتصادیات سکھانا ضروری ہے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 1989ء)

17 فروری 1989ء کے خطبہ جمعہ میں حضور رحمہ اللہ نے اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

''جہاں تک زبانوں کا تعلق ہے سب سے زیادہ زور شروع ہی سے عربی زبان پر دینا چاہئے''۔

''عربی زبان کے بعد اردو بھی بہت اہمیت رکھتی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل غلامی میں اس زمانے کا جو امام بنایا گیا ہے اس کا اکثر لٹریچر اردو میں ہے''

''آئندہ اپنی واقفین نسلوں کو کم از کم تین زبانوں کا ماہر بنانا ہوگا۔ عربی، اردو، اور مقامی زبان''

جن زبانوں کی طرف خاص توجہ دینے کے بارے میں حضور نے خاص طور پر ارشاد فرمایا تھا ان زبانوں میں روسی، چینی، ہسپانوی، فرانسیسی اور اٹالین زبانیں شامل ہیں لیکن خاص طور پر فرمایا:

''جن زبانوں کی ہمیں ضرورت پڑنے والی ہے اس میں روسی اور چینی دو زبانیں خصوصیت کے ساتھ اہمیت رکھتی ہیں''۔

''ہمیں زبان دانوں کی ضرورت ہے ہر قسم کے زبان دانوں کی ضرورت ہے جو تحریر کی مشق بھی رکھتے ہوں، بولنے کی مشق بھی رکھتے ہوں، ترجموں کی طاقت بھی رکھتے ہوں، تصنیف کی صلاحیت بھی رکھتے ہوں اس لئے جتنے بھی ہوں کم ہوں گے''

(خطبہ جمعہ 8 نومبر 1989ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ — مطبع: ضیاء الاسلام پریس — مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) — قیمت 5 روپے

میرے والد مکرم سیٹھ عبدالکریم صاحب آف کراچی

ص۔ حمید

میرے بہت ہی پیارے والد صاحب اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سیرت کے ساتھ ساتھ حسین صورت سے بھی نوازا تھا۔ گورا چٹا رنگ اور موٹی موٹی خوبصورت آنکھیں تھیں۔ آپ سیٹھ صاحب کراچی والے کے نام سے مشہور تھے۔ میرے پیارے والد صاحب نوجوانی میں ایک خواب کے ذریعے احمدی ہوئے تھے بتایا کرتے تھے کہ میں نے خواب دیکھا۔ حضرت خلیفہ ثانی جارہے ہیں۔ ان کے ساتھ کافی لوگ ہیں اور میں بھی پیچھے پیچھے جارہا ہوں اور جب میں پیچھے رہ جاتا ہوں تو مجھے ڈر لگتا ہے اور پھر میں بھاگ کر ساتھ مل جاتا ہوں تو پھر مجھے ڈر بالکل نہیں لگتا روشنی ہو جاتی ہے۔ یہ خواب دیکھنے کے بعد میں سیدھا ہی حضور کے پاس گیا اور فوراً بیعت کرلی۔

میرے والد صاحب نہایت دیانتدار اور ایماندار تھے جھوٹ سے سخت نفرت تھی۔ میں نے اپنی زندگی میں ان کو ہمیشہ سچ ہی بولتے دیکھا، کبھی کسی کی پیٹھ پیچھے برائی کرتے نہ دیکھا۔ ہم سب ڈرتے تھے کہ اگر ہم نے کوئی غلطی چھپانے کی کوشش کی تو والد صاحب نے لحاظ نہیں کرنا۔ سب کے سامنے ہی کہہ دینا ہے کہ یہ بات یوں نہیں ہے۔ یہ جھوٹ سے کام لے رہے ہیں۔

بہت ہی بہادر نڈر تھے۔ اگر کسی سے کام کرواتے تو کام ختم ہونے پر فوراً نہ صرف ان کا حق دیتے بلکہ انعام بھی دیتے۔ چائے پانی سے تواضع کرتے۔

میں چھوٹی بچی تھی۔ غالباً دوسری کلاس میں پڑھتی تھی میں چھٹی کے وقت گھر آرہی تھی تو راستے میں قلم اور دوات ملی میں یہ بات اپنی امی کو بتا رہی تھی میرے ابا جی نے سن لیا اور فوراً مجھے بڑے پیار سے سمجھایا کہ اسے وہاں ہی رکھ آؤ جس کی دوات اور قلم گری ہوگی وہ اتنی گرمی میں ڈھونڈنے آئے گی تو نہ پا کر کتنی مایوس ہوگی۔ وہ اپنی چیز ملنے پر بہت ہی خوش ہوگی۔ میں فوراً ہی وہاں رکھ آئی۔ تاحیات یہ بات نہیں بھولی کہ کسی کی چیز نہیں اٹھانی اور جھوٹ نہ بولنے کا بھی وعدہ کیا۔

میرے والد صاحب کے والدین تو ان کے بچپن میں ہی فوت ہوگئے تھے اگر ہماری امی ہماری کوئی شکایت کرتی تھیں تو اس طرح سمجھاتے تھے کہ بات دل میں اتر جاتی۔ ایک دن کہنے لگے میں چھوٹا بچہ تھا جب میری اماں کو کوئی کام ہوتا تو وہ میرے دوسرے بھائی کو کہتی تھیں تو وہ انکار کر دیتا تھا اور میں بھاگ کر اماں کا کام کرتا تھا۔ ان کی ڈھیروں دعائیں جس رنگ میں دی ہیں اسی طرح پوری ہورہی ہیں اور میرے دوسرے بھائی کا انجام ٹھیک نہیں ہوا اس کی شادی بھی نہیں ہوئی اور میرے خدا نے اماں کی دعاؤں سے مجھے پیارے پیارے بچوں سے نوازا ہے۔ دین و دنیا کی دولت دی ہے۔ ملنسار، شفیق، باوقار، غریب پرور، چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ امانتدار اتنے تھے کہ کراچی میں غیراز جماعت اکثر ان کے پاس امانتیں رکھتے تھے۔ جو بھی وہ نوٹ اماناً رکھتے وہی نوٹ جب بھی اور جس وقت بھی مانگتے جیب سے نکال دیتے۔ ہر وقت قربانی کے لئے تیار رہتے۔

خلافت سے محبت اور نظام جماعت کی اطاعت اور احترام ان کے کردار کے روشن پہلو تھے۔ پاکستان بننے کے بعد جب ہم سیالکوٹ آئے تو میرے والد صاحب بہت پریشان تھے کہ کونسا کام کروں۔ جو تھوڑے پیسوں میں ہو جائے۔ آخر کار انہوں نے فیصلہ کیا کہ بازار میں پھر کر چائے فروخت کروں۔ مخالفین نے تنگ کرنا شروع کر دیا۔ کہنے لگے ہم تم کو ماریں گے اور کوئی چائے بھی نہیں پیئے گا۔

میرے والد صاحب جو کہ سچے دل سے احمدیت قبول کر چکے تھے۔ خدا تعالیٰ نے خود ان کی راہنمائی کی تھی وہ کیسے ان کی بات مان لیتے۔ انہوں نے بہت لالچ دیا اور کہنے لگے تم صرف ایک دفعہ ہمارے جلسے میں سٹیج پر کھڑے ہوکر کہہ دو کہ میں احمدیت سے توبہ کرتا ہوں تو ہم تم کو بہت سا روپیہ اکٹھا کر کے دیں گے تم کاروبار کرلینا اس طرح گلی گلی چائے بیچنے کی مصیبت سے جان چھوٹ جائے گی۔

میرے ابا جی نے جواب دیا یہ تو کبھی نہیں ہوگا۔ چاہے میں بھوکا مر جاؤں میں تمہارے پیسے پر تھوکتا ہوں جب ان کی کوئی پیش نہ گئی تو انہوں نے یہ دھمکی دی کہ اگر کل سے یہاں آئے تو ہم تمہارے برتن توڑ دیں گے۔ میرے ابا جی کہنے لگے آپ لوگ میرے برتن کیا توڑیں گے میں خود ہی توڑ دیتا ہوں اور ان کے سامنے سب برتن گلاس توڑ دیئے۔ خالی ہاتھ گھر آگئے اور میری والدہ سے کہنے لگے کہ اب یہاں رہنا ناممکن ہوگیا ہے۔ یہ لوگ میری جان کے دشمن ہوگئے ہیں۔ اب آپ کو خدا کے سپرد کر کے کراچی جاتا ہوں روزی تو کمانی ہے۔ والد صاحب کے کراچی جانے کے بعد وہ لوگ جلوس کی صورت میں ہمارے گھر تک آئے مگر ہمارے ہمسایوں کی مدد سے خدا تعالیٰ نے ہماری جان بچائی پھر کراچی میں ہی میرے والد صاحب کو خدا نے اتنا پیسہ دیا، اتنا پیسہ دیا آپ نے بھی اسی حساب سے دل کھول کر راہ خدا میں خرچ کیا۔ بڑھ چڑھ کر چندوں میں حصہ لیا۔ سیالکوٹ ہم ایک سال رہے پھر ہم اس اپنے نئے شہر ربوہ میں حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگئے۔ ہمارے ابا جی خود ہم کو چھوڑ گئے تھے اس جگہ ہماری رہائش کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ لنگر خانہ میں شاید ایک کمرہ تھا۔ وقتی طور پر دیا تھا بعد میں میری والدہ نے ہم بہنوں کی مدد سے ایک کمرہ اپنے ہاتھ سے تیار کیا۔ ہم دوپہر کے وقت سکول سے آکر بڑی دور دور سے جہاں نلکا ہوتا تھا اپنی امی کو پانی لاکر دیتی تھیں وہ گارے سے گھر بناتی تھیں مٹی کی اینٹ کی شکل بنا کر دیوار پر رکھ دیتی تھیں۔ اس طرح بے ڈھنگا سا کمرہ بن گیا۔ مزدور کو بلایا کہ بھئی باقی کام مہربانی سے کردیں جو حق ہوگا میں دے دوں گی۔ میں چھت نہیں ڈال سکتی مگر اس نے انکار کر دیا کہ اس بے ڈھنگے کمرے پر چھت ڈالنی ناممکن ہے۔ پھر میری امی نے خود ہی چھت ڈالی۔

ہم سیالکوٹ میں پکا گھر چھوڑ کر آئے تھے مگر خدا کی شان اتنی تکلیف کے باوجود کبھی خدا سے شکوہ نہیں کیا۔ کیونکہ ہم تو اپنے ربوہ میں حضور کے پاس آئے تھے۔ اس گھر میں ہم کافی سال رہے پھر خدا نے ہماری سن لی میرے ابا جی نے جونا مارکیٹ میں ایک چھوٹا سا چھپر نما ہوٹل ڈال لیا۔ لوگ زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔ خدا نے اتنا دیا کہ ہم نے کرایہ کا بڑا سا گھر لے لیا۔ سب رشتہ دار حیران تھے کہ اتنا مہنگا گھر لے لیا ہے۔ میری امی بتاتی تھیں کہ ایک دن میرا بھائی آیا تو اس نے گھر دیکھ کر کہا کہ تم نے اچھا نہیں کیا۔ 18 روپے مہینہ کا اتنا مہنگا گھر لیا کریم کماتا جائے اور تم اڑاتی جاؤ مگر کسی کو کیا پتہ کہ خدا نے اس سے بھی زیادہ دینا ہے۔ ہم اسی گھر میں ہی تھے کہ میرے ابا جی کراچی سے آگئے میری امی حیران رہ گئیں کہ خدا خیر کرے ابھی ہفتہ پہلے مل کر گئے تھے۔ میرے ابا جی نے بتایا کہ مارکیٹ میں ہوٹل مل رہا ہے وہ سیٹھ کہتا ہے 4000 پگڑی کے دو میں اس سے وعدہ کر کے آیا ہوں کہ گھر سے پیسے لا دیتا ہوں۔ کسی کو ہوٹل نہیں دینا میرے ابا جی میری امی کا اور بڑی بہن کا زیور لے گئے کیونکہ اتنا پیسہ تو پاس نہیں تھا۔ اس وقت 4000 بہت بڑی رقم تھی۔ اس سیٹھ نے میرے ابا جی کو ہوٹل دیا سب پیسے والے لوگ حیران رہ گئے کہ ہمارے پاس اتنے پیسے تھے ہم تو منٹوں میں لے سکتے تھے ہمارے پاس ہی یہ ہوٹل تھا ہمیں پتہ نہیں چلا جس کا ایک چھپر تھا یہ کہاں سے اتنی جلدی پیسہ لے آیا۔ اس ہوٹل سے میرے والد صاحب نے بہت کمایا۔ ڈھیروں پیسہ خدا نے دیا۔ ربوہ میں شاندار گھر بنایا۔ کراچی میں بلڈنگ بنائی ربوہ میں زمین خریدی اپنے ایک بیٹے کو پائلٹ بنایا۔ بہت خوش ہوتے تھے سب کو بتاتے تھے کہ میں کیا تھا اور خدا نے ایک خواب کے ذریعے مجھے دین دنیا کی دولت دی۔ اب میرا یہ بیٹا جہاز اڑائے گا۔

ہمارا اپنا گھر دارالرحمت غربی میں میرے ابا جی نے بنوا کر دیا ایک دن بیٹھک کے دروازے پر کھڑے تھے کہ خدام چندہ لینے آگئے ابا جی کے پوچھنے پر لڑکوں نے بتایا کہ بیت الذکر کے لئے پنکھا لینا ہے تو میرے ابا جی کہنے لگے اتنی گرمی میں کتنے گھر پھرو گے تو پنکھا آئے گا۔ چلو میں تم کو پنکھا لے دیتا ہوں۔ وہ بہت خوش ہوئے۔ جب دوسری دفعہ آئے تو بیت الذکر کے لئے صفیں لے کر دیں۔ یہ تو میرے سامنے کی بات ہے جو میں نے لکھ دی۔

ایک دفعہ کراچی میں غیراز جماعت اپنی مسجد کے لئے چندہ لینے آئے ان کو پتہ تھا کہ ہم احمدی ہیں مگر میرے ابا جی کی سخاوت تو بہت مشہور تھی۔ فوراً ہی ان کو پچاس کا نوٹ نکال کر دیا یہ آج سے تقریباً 30 سال پرانی بات ہے جبکہ پچاس روپے میں مہینہ کا خرچ ہوتا تھا۔ میں نے اپنے والد صاحب سے کہا کہ یہ تو غیراحمدی تھے کہنے لگے میں نے تو خدا کے گھر کے لئے چندہ دیا ہے یہی وجہ ان کی کمائی کی برکت بنی۔

ہمارے رشتہ دار اکٹھے سب بھائی ایک ہی جگہ رہتے تھے۔ ان کے بچے بھی زیادہ تھے ہمارے ابا جی ان کے گھر جا کر بہت خوش ہوتے۔ جیب میں ٹافیاں اور رقم ڈال لیتے اور ان کے صحن میں جا کر کھڑے ہو جاتے اور بچوں میں تقسیم کرتے اور بہت خوش ہوتے۔ سادگی اس قدر تھی کہ ساری عمر ایک ہی قسم کا لباس اور جوتی استعمال کی۔ جلسہ سالانہ کے دن تھے محلّہ دارالرحمت غربی میں لنگر خانہ کے نانبائی کسی وجہ سے نہ آئے۔ روٹی لگانے والوں کی ضرورت کا اعلان سن کر فوراً لنگر خانہ گئے اور خدمات ادا کیں۔ اچھے کپڑوں کی وجہ سے لوگ حیران ہوئے مگر آپ نے یہ خدمت کی اچھا کام کرنے پر مٹھائی کا ڈبہ انعام ملا تو وہ بھی وہیں ساتھیوں میں تقسیم کردیا۔

میرے ابا جی نے جب ربوہ میں زمین خریدی تو اس وقت محترم مولانا نذیر احمد مبشر صاحب کے دریافت فرمانے پر کہ سیٹھ صاحب اس قدر رقم کیسے ملی تو آپ نے بتایا کہ ایک دن میں سیالکوٹ میں چائے بازار میں بیچ رہا تھا۔ وہاں امیر جماعت سیالکوٹ ملے اور چندہ کی تحریک کی۔ میں نے فوراً جیب میں ہاتھ ڈالا اور صرف 5 روپے نکلے اور وہی دے دیا۔ جب گھر آیا تو خالی ہاتھ تھے اور چائے تیار کرنے کے لئے گھر میں لکڑی بھی نہیں تھی۔ اس وقت گھر میں ایک ٹوٹی ہوئی چارپائی پڑی تھی اس کو جلا کر چائے تیار کی اور بازار سے چینی اور پتی ادھار لی۔

جب آپ نے یہ بات چندے والی سنائی تو مولوی صاحب کہنے لگے بس بس آپ نے تو سب کچھ دے دیا۔

اس طرح سیالکوٹ کبوتراں والی بیت میں جمعہ کی نماز پڑھنے گئے تو امیر جماعت سیالکوٹ نے اعلان کیا کہ ربوہ کی تعمیر کے سلسلہ میں چندے کی ضرورت ہے۔ اس وقت میرے ابا جی کی جیب میں صرف چھ روپے تھے سب نکال کر دے دیئے اور خالی ہاتھ گھر آگئے۔

میرے اباجی نے ساری زندگی ہوٹل کا کام کیا اس لئے کھانا پکانے میں بہت ماہر تھے۔ قادیان سے ہجرت کے وقت جب ہم بورڈنگ میں رہے تو اس وقت جماعت کے کھانے پینے کا انتظام میرے اباجی کے سپرد تھا۔ کارکنان کے لئے مزدوری کا انتظام تھا مگر آپ نے جماعت کی طرف سے دیئے جانے کے باوجود معاوضہ نہ لیا۔

خدمت خلق کا جذبہ بہت تھا گھر میں کوئی مہمان آجائے تو کھانا کھائے بغیر تو جا ہی نہیں سکتا تھا۔ گرمیوں میں شربت کی بوتلیں ہر وقت گھر میں رکھتے۔ شربت انار، بادام، صندل تو ان کے پسندیدہ مشروب تھے۔

ایک دفعہ میں صحن میں بیٹھی پڑھ رہی تھی اور والدہ صاحبہ کسی کام سے گھر سے باہر تھیں۔ ایک عورت آئی اس نے مجھ سے کسی کا گھر پوچھا تو میں نے بتا دیا وہ عورت چلی گئی میں پھر پڑھائی میں مشغول ہوگئی۔

میرے اباجی برآمدے میں کھڑے دیکھ رہے تھے مگر مجھے کچھ نہ کہا اور جب میری امی آئیں تو ان سے پوچھا کہ بیٹی کی یہ تربیت کی ہے میں گھبرا گئی کہ کہاں سے غلطی ہوئی ہے۔ آپ نے کہا کتنی دور سے وہ عورت آئی ہوگی گھر بھول گئی تھی اور تم نے بیٹھے بیٹھے بتا دیا کہ فلاں گھر ہے اس سے پانی تک نہ پوچھا۔ اگر تم پانی پلا دیتی تو وہ عورت کتنا خوش ہوتی جب تمہاری بات یاد آتی دعا دیتی۔

ایک دفعہ میرے بھائی کی شادی تھی دروازے کے سامنے ٹینٹ لگے تھے جب کھانے کا وقت ہوا تو گراؤنڈ میں کھیلتے ہوئے بچوں کو پکڑ لائے کہ آجاؤ کھانا کھا لو بچے بہت خوش ہوئے۔ اگر کوئی ادھر سے گزرتا تو اسے بھی زبردستی بٹھا لیتے کہ کھانا کھا کر جانا۔ گزرنے والا بولتا رہ جاتا کہ ہمیں تو شادی میں نہیں بلایا مگر آپ ان کی ایک نہ سنتے بس یہی کہتے کہ کھانا نہیں کھانا تو یہاں سے گزرے کیوں ہو۔ بہشتی مقبرہ میں مالی اور دوسرے عملہ کو بھی کھانا پہنچایا۔

ہمارے اباجی ہمسایوں کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے اگر کوئی سالن لینے آجاتا تو ہانڈی ہی الٹا دیتے۔ امی بولتی رہ جاتیں کہ ہم کیا کریں تو یہ جواب دیتے میں بازار سے لا دیتا ہوں اور کبھی پکا بھی دیتے۔ کوئی غریب رشتہ دار آجاتا تب بھی ان کو یہی فکر ہوتی خالی ہاتھ نہ جائے کھانا کھلاتے، پیسے دیتے، اپنے بچوں کے قیمتی کھلونے تک اٹھا کے دے دیتے۔

میرے اباجی ڈرگ روڈ اپنی بلڈنگ میں تھے کہ اچانک ہارٹ اٹیک ہوا۔ لیاقت ہسپتال لے گئے مگر جانبر نہ ہوسکے۔ رات کا وقت تھا صبح کی فلائٹ سے جنازہ ربوہ لانا تھا۔ میں نے خواب دیکھا کہ میرے اباجی نے اپنا وہی مخصوص لباس پہنا ہوا ہے مگر اب ان کپڑوں میں نمایاں چمک تھی بالکل نئے تھے میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے مجھے تسلی دی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ہم سب کو ان کی نیک عادتیں اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

صدسالہ خلافت احمدیہ جوبلی سوونیئر

جماعت احمدیہ جرمنی

نگران اعلیٰ: مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب
نگران: مکرم مبارک احمد تنویر صاحب
مدیر: مکرم نعیم احمد نیئر صاحب
مینیجر: مکرم فہیم احمد صاحب
پبلشر: شعبہ اشاعت، جماعت احمدیہ جرمنی
ضخامت: 309 صفحات

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کے موقع پر جماعت احمدیہ جرمنی کو ایک تاریخی سوونیئر شائع کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اس خوبصورت مجلّہ میں جماعت احمدیہ جرمنی کی بنیاد، ترقی اور پھیلاؤ کے بیان کو بہت مختصر سا بیان کیا گیا ہے۔ اس میں مواد کی تحقیق و تدوین اور ترتیب و انتخاب بہت سوچ سمجھ کر اور محنت سے کیا گیا ہے۔ اس مجلّہ کا ایک بڑا حصہ قیمتی اور تاریخی تصاویر پر مشتمل ہے جس کی وجہ سے اس کی دلکشی میں بہت اضافہ ہوگیا ہے۔

سوونیئر کے آغاز میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اس مجلّہ کے لئے خصوصی پیغام آویزاں کیا گیا ہے۔ جس میں حضور انور نے اور بہت سی نصائح کے علاوہ یہ دعا دی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین مجلّہ شائع کرنے کی توفیق دے جو احباب جماعت کو خلافت سے وفا اور محبت کا تعلق مضبوط کرنے اور جماعت کے اندر بیداری کی روح پیدا کرنے کا موجب بنے۔ باب دوم میں حضرت مسیح موعود کے بارے میں ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس میں آپ کے مختصر حالات زندگی، شادی، کشوف والہام، پہلی بیعت، جلسہ سالانہ کی بنیاد، جلسہ مذاہب عالم، خطبہ الہامیہ، قدرت ثانی کی پیشگوئی اور نظام وصیت، سرخ چھینٹوں کا نشان اور سفر آخرت شامل ہے۔

باب سوم میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے حالات و واقعات درج کئے گئے ہیں۔ جس میں آپ کی پیدائش، ابتدائی زندگی، تعلیم مسیح الزمان کے دربار میں، اطاعت امام، انتخاب خلافت اور بیعت، کارہائے نمایاں، توکل علی اللہ، عشق رسول ﷺ، قبولیت دعا اور ہمدردی خلق شامل ہیں۔ باب چہارم میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بارے میں ایک مبسوط مضمون شامل ہے۔ اس مضمون کے اہم عناوین میں الٰہی نوشتوں کے مطابق آپ کی ولادت، پاکیزہ بچپن، عہد جوانی، خلافت ثانیہ کا انتخاب، کارہائے نمایاں، نظام جماعت کی مضبوطی، ذیلی تنظیموں کا قیام، ربوہ کی بنیاد اہم تحریکات، جرمنی کے بارے میں پیشگوئی اور رویا و دورہ مغربی جرمنی، تعلق باللہ اور قبولیت دعا ہیں۔ باب پنجم میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے تعارف پر مبنی مضمون سجایا گیا ہے۔ جس کے اہم مضامین یہ ہیں۔ ولادت بچپن، تعلیم و تربیت، جماعتی خدمات، دور خلافت، تحریکات، کارہائے نمایاں، دورہ جات بیرون ملک، نظم و ضبط اور حلم اور پُر وقار اور بارعب شخصیت، باب ششم میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی شخصیت کو اجاگر کیا گیا ہے جس میں آپ کی پیدائش، بچپن، تعلیم، جماعتی خدمات، انتخاب خلافت، تحریکات، تصانیف اور علمی کارہائے نمایاں، عالمی بیعت کا اجراء، جرمنی کے دورہ جات، سادگی، خدام کی دلداری، غرباء سے شفقت، بے تکلفی اور نماز کی لذت وغیرہ جیسے موضوعات شامل ہیں۔ باب ہفتم میں ہمارے موجودہ محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں مختلف موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے جن میں آپ کی پیدائش، تعلیم، جماعتی خدمات، بطور خلیفۃ المسیح انتخاب، تجدید عہد، تحریکات خلافت خامسہ اور دورہ جات جرمنی وغیرہ جیسے عناوین موجود ہیں۔

آٹھویں باب میں جرمنی میں احمدیہ مشن کے آغاز سے متعلق قیمتی اور تاریخی معلومات سپرد قرطاس کی گئی ہیں۔ جن میں مشن کے قیام کا فیصلہ، ابتدائی کوششیں، کتابوں کے جرمن ترجمہ کا آغاز، بیت برلن کی تجویز اور احمدی مستورات کی مالی قربانیاں، سنگ بنیاد، تحریک جدید کے ذریعہ جرمن مشن کا از سرنو احیاء، قیام مشن کے لئے کوششیں، احمدیت کے اولین پھل، مربیان سلسلہ کی آمد اور دعوت الی اللہ کی سرگرمیاں، مشن کا قیام شامل ہیں۔ جماعت احمدیہ جرمنی کے ذریعہ جن ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہوا ان میں بلغاریہ، رومانیہ، البانیہ، بوسنیا، میسے ڈونیا، سلووینیا، مالٹا، ملداوین، پیرو، آذربائی جان، جبرالٹر، ایسٹ لینڈ، سائپرس (یونان)، ہنگری، چیک ریپبلک، کوسووو اور آئس لینڈ شامل ہیں۔ ان ملکوں میں احمدیت کے پھیلنے کا احوال بھی زیر تبصرہ مجلّہ میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کو جن بیوت الذکر کی تعمیر کی توفیق ملی ان کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔ ان بیوت میں بیت فضل عمر ہمبرگ، بیت نور فرینکفرٹ، بیت الشکور گروس گراؤ، بیت الحمد وٹلش، بیت بشارت اوسنابرک اور بیت المومن میونسٹر سمیت 23 بیوت کا تعارف شامل ہے۔

اس مجلّہ میں مندرجہ ذیل شعراء کی نظمیں شامل کی گئی ہیں۔ قیس مینائی، نجیب آبادی، عطاء المجیب راشد، میر اللہ بخش تسنیم، جمیل الرحمٰن، ڈاکٹر وسیم احمد طاہر مقصود الحق، ناصرا جیوت اور خالد ملک ساحل۔

تصاویر کا انتخاب بہت مہارت اور محنت سے کیا گیا ہے۔ نادر، نایاب، تاریخی اور بہت اہم تصاویر کا چناؤ شامل ہے۔ اس سوونیئر میں کل 810 تصاویر شامل اشاعت ہیں۔ خلافت سے متعلقہ خوبصورت اقتباسات بہت اچھے انداز سے مختلف جگہوں پر سیٹ کئے گئے ہیں۔ ہر مضمون اور آرٹیکل کے آخر پر حوالہ جات بھی درج ہیں۔ بلاشبہ آرٹ پیپر پر 4 رنگوں میں طبع ہونے والا یہ سوونیئر جماعت احمدیہ جرمنی کی بہترین کاوش ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور اس کی اشاعت کے مختلف مراحل میں حصہ لینے والے احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(ایف۔ شمس)

محسن اعظم

محمدؐ محسنِ اعظم ہمارا
محمدؐ ہے ہمیں سب سے پیارا
محمدؐ ہادیٔ کامل ہمارا
محمدؐ ہم کو دیتا ہے سہارا
محمدؐ سے ہی سب کچھ ہم نے پایا
محمدؐ سے ملا ہے نور سارا
محمدؐ نے دکھایا حسنِ مولیٰ
کیا چہرہ خدا کا آشکارا
کیا اہلِ ستم سے درگزر بھی
لیا بدلہ محبت سے ہی سارا
وہ بیواؤں یتیموں کا تھا والی
دیا عورت کو بھی اس نے سہارا
محمدؐ پر ہزاروں رحمتیں ہوں
اسی کا ہی تو ہے یہ فیض سارا

خواجہ عبدالمومن

مکرم محمد زکریا ورک صاحب

دل کا تعارف اور بعض دلچسپ معلومات

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ سب سے بڑی بیماری دل کی بیماری ہے اور دل کی بیماریوں میں سے بڑی بیماری دل آزاری ہے۔

انسانی جسم اور دل کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ صحت مند دل کا مالک یقیناً صحت مند ذہن کا مالک ہوتا ہے ہر انسان کے کردار کا دارومدار اس کی سوچ پر منحصر ہوتا ہے یا یوں کہیں کہ انسان جیسا سوچتا ہے ویسا ہی وہ رنگ اختیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے خیالات اور سوچ پر قدرت بخشی ہے جس کے ذریعہ ہم اپنے اخلاق کو حسین و جمیل بنا سکتے ہیں بری سوچ برے اخلاق اور اچھی سوچ اچھے اخلاق کو جنم دیتی ہے۔

فی الحقیقت دل برے یا اچھے ہر قسم کے خیالات کا مرکز ہے لہذا انسان کو چاہئے کہ وہ دل کو پاک اور آئینہ کی طرح صاف رکھے سچی بات تو یہ ہے کہ جو دل میں ہوتا ہے وہی چہرہ پر منعکس ہو جاتا ہے۔

امریکہ کے مشہور رسالہ سائیکالوجی ٹوڈے میں دل اور روح کے باہم تعلق کو درج ذیل الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

کہ طبی سائنس نے انسان کے ایک نہایت رومانی خیال کے جذبات کا مرکز ہمارا دل ہے کی تردید کرتے ہوئے امراض قلب کو رفع کرنے میں بڑی پیش رفت کی ہے۔ دل کو ایک بے حس اور بے جان پمپ تصور کرتے ہوئے جراحی کے ماہرین پیس میکر بنانے میں کامیاب ہو گئے اور اس کی جگہ مصنوعی دل جو کہ جدید علم طب کی زبردست کامیابی ہے بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ بارنی کلارک اور دوسرے حوصلہ مند مریض کیمیائی نسخے استعمال کر رہے تھے اس وقت سائنس دان علم نفسیات کی مدد سے یہ جاننے میں کوشاں تھے کہ دل کی بیماری کس حد تک روح کی بیماری کا باعث ہو سکتی ہے

ہارورڈ یونیورسٹی کے ماہرین امراض قلب اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ دعائیہ کلمات کا ورد کرنے سے اختلاج قلب اور دوران خون میں تیزی سے گراوٹ ہوتی ہے اور دل کو سکون حاصل ہوتا ہے۔

میری لینڈ یونیورسٹی کے ایک ماہر نفسیات James Lyrch ہائی بلڈ پریشر کا نفسیاتی پہلو دریافت کرنے کے لئے تحقیق کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جب ہم گفتگو کرتے ہیں تو دوران خون تیز ہو جاتا ہے مگر جب ہم دوسروں کی گفتگو سن رہے ہوتے ہیں تو دوران خون گر جاتا ہے۔

(سائیکالوجی ٹوڈے۔ فروری 1989ء)

بعض اوقات انسانی دماغ کام کرنا بند کر دیتا ہے یا مر جاتا ہے اس کے باوجود دل کام کرتا رہتا ہے اور نچلے دھڑ میں خون گردش کرتا رہتا ہے۔ ایسے واقعات سننے میں آئے ہیں کہ دو سال تک ایک شخص برین ڈیڈ ہونے کے باوجود زندہ رہا اور اس کا دل مسلسل دھڑکتا رہا اور زندگی سے اس کا ناطہ اس وقت تک جڑا رہا جب تک اس کا دل کام کرتا رہا۔

دل جسم کا سب سے اہم عضو ہے جو پورے جسم کو خون فراہم کرتا ہے اور اگر دل کے کام میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اس سے پورا جسم متاثر ہوتا ہے۔ اگرچہ انسانی جذبات کا مرکز دل ہے مگر ایک شخص کے سینہ میں اگر مصنوعی دل لگا دیا جائے تو اس کے جذبات میں انقلاب نہیں آ جاتا اور نہ ہی اس کا دل بدل جاتا ہے یعنی اس کے جذبات مصنوعی نہیں ہو جاتے اور وہ مگرمچھ کے آنسو بہانا نہیں شروع کر دیتا۔

2 اگست 2001ء کو صبح کی ٹیلی ویژن خبروں میں بتلایا گیا کہ کیلی فورنیا میں ایک شخص کو ایسی مشین سے منسلک کر دیا گیا جو اس کے جسم کے باہر اور جو دل کا متبادل ہے اس کا وزن نو پاؤنڈ ہے جب تک اس کے لئے نیا دل نہیں مل جاتا اس کا خون اس مشین کے ذریعہ جسم میں گردش کرتا رہے گا یہ بیٹری سے کام کرتا ہے۔ اس آدمی نے کھانے میں 'چیز کیک' کھایا۔

ہمارے جسم میں سب سے حساس عضو دل ہے۔ دل کے چار حصے ہوتے ہیں اور دل چونکہ ایک پمپ ہے اس کا واحد مقصد آکسیجن بھرے خون کو پمپ کرنا اور جسم میں رواں دواں رکھنا ہے۔ لیکن دل کا ایک مخفی کام محسوس کرنا بھی ہے، یہ اچھی اور بری چیزوں کو محسوس کرتا ہے۔

قرآن مجید میں دل اور دل کی حالتوں کے لئے مختلف الفاظ استعمال ہوئے ہیں جیسے۔ صدر۔ قلب۔ فواد جب کہ قلب 132 مرتبہ، نفس اور فواد 16 مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

ایک عربی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

لسان الفتی نصف و نصف فؤاده

یعنی ایک نوجوان کا نصف تو اس کی زبان ہوتی ہے اور بقیہ نصف اس کا دل ہوتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا

ہر عمل کا اثر انسان کے قلب پر ہوتا ہے اگر نیکی کرے تو اس کے قلب پر نور کا ایک نشان پیدا ہو جاتا ہے اور بدی کرے تو ایک سیاہ نشان پڑ جاتا ہے۔ اسی طرح نیکی کرنے والے نیکیوں کے دل پر نور بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا سارا دل روشن ہو جاتا ہے اور وہ نجات پاتا ہے اور بدی کرنے والے کے دل پر سیاہ دھبے بڑھتے جاتے ہیں یہاں تک کہ ایک دن سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔

پھر فرمایا

انسان کے بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ تندرست ہوتا ہے تو سارا جسم تندرست ہوتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔ غور سے سنو کہ وہ دل ہے۔

انسانی دل کی بناوٹ ہی ایسی ہے کہ وہ اپنے محسن سے محبت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص میرے پاس صحابہ کے متعلق ناگوار باتیں نہ کرے کیونکہ میں پسند کرتا ہوں کہ جب ان سے ملوں تو میرا سینہ و دل سب کے لئے صاف ہو۔ (جامع ترمذی)

عربی زبان میں دل کے لئے فواد کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔

عربی کا لفظ فواد انسانی فہم و ادراک کے مقام کی طرف اشارہ کرتا ہے نہ کہ جسمانی دل کی طرف، دل کے استعارہ سے مراد دماغ ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تک دل درست نہ ہو اس وقت ایمان بھی صحیح اور مستقیم نہیں ہو سکتا۔

نبی کریم ﷺ کی ایک اور پیاری دعا یہ ہے۔ اے میرے مولیٰ کریم! میرے دل میں نور بھر دے۔ میری آنکھوں میں نور بھر دے۔ میرے کانوں میں نور بھر دے۔ میرے آگے نور۔ میرے پیچھے نور۔ میرے اوپر نور، میرے نیچے نور، اور یوں کہ مجھے پھر نور ہی نور بنا دے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا وتر ادا کرنے سے قبل آپ سوتے ہیں؟ حضور ﷺ نے جواباً فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھیں تو سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا ہے۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الصوم)

ایک سوال کے جواب میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ کو کسی انسان نے ننگی آنکھ سے نہیں دیکھا اللہ کو جس نے دیکھا دل کی آنکھ سے دیکھا۔

ایک اور حدیث نبوی ﷺ میں بیان ہوا ہے کہ:

نیکی وہ ہے جس سے تیرا نفس مطمئن ہو اور تیرا دل بھی مطمئن ہو جب کہ گناہ وہ ہے جس سے تیری روح پریشان ہو اور تیرے سینہ (یعنی دل) میں تردد پیدا ہو چاہے لوگ اسے جائز قرار دیں۔ (مسند احمد بن حنبل)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

انسان کا اپنا دل اس کے لئے آئینہ ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 69)

نجات اس کو ملتی ہے جو دل کا صاف ہو۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 71)

دل کے کھولنے کی کنجی خدا کے ہاتھ میں ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 167)

دل کا شکستہ کرنا گناہ ہے۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ 54)

اگر اللہ تعالیٰ کو تلاش کرنا ہے تو مسکینوں کے دل کے پاس تلاش کرو۔ (ملفوظات جلد ششم صفحہ 54)

برکات اور فیوض الٰہی کے حصول کے واسطے لئے دل کی صفائی کی بھی بہت ضرورت ہے۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ 376)

دل کی کھڑکی خدا کے فضل سے کھلتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 71)

دل تو اللہ تعالیٰ کی صندوقچی ہوتا ہے اور اس کی کنجی اس کے پاس ہوتی ہے۔ (ملفوظات جلد ششم 417)

اردو زبان میں قلب

جہاں تک جذبات کا تعلق ہے محبت اور خوشی کے موقع پر آپ دل ہی میں خوشی کی لہر محسوس کرتے ہیں اور غم کے موقع پر آنسوؤں کے ساتھ سینے میں دل ہی بھینچتا ہوا محسوس ہوتا ہے کیونکہ آنسو پیدا کرنے والے غدود اور اس کی نالی اپنا کام صرف دل کے حکم پر کرتے ہیں۔

انگریزی لغت میں لفظ Heart کے معنی یہ درج ہیں: دل۔ قلب۔ من۔ سینہ۔ چھاتی۔ نفس روح جرات۔ ہمت۔ دل گردہ۔ نور نظر۔ جان من۔ وسط۔ بیچ کا حصہ۔ لب لباب۔ نچوڑ۔ تاش کا پتہ۔

Hearty کے معنی ہیں پُر خلوص۔ خوش خلق۔ خوش مزاج۔ پیٹ بھر کھایا جانے والا۔ دلداری کرنا۔

Hearten کے معنی دلاسہ دینا۔ دل بڑھانا۔

By Heart یادداشت سے

دل اور زبان کا تعلق

زبان دل کی طرح تمام جسم پر حکمران ہے۔ پھر دل سے اس کا دوہرا تعلق یوں ہے کہ جہاں ایک طرف دل سے صفات و کیفیات لے کر انہیں الفاظ کا جامہ پہناتا ہے وہاں دوسری طرف مختلف صورتوں کے نقوش و آثار اس تک پہنچاتا ہے اور اس کے ہر بیان سے دل ایک نہ ایک صفت حاصل کرتا رہتا ہے۔

دل کی پاکیزگی یعنی طہارت قلب مکمل ایمان کے لئے خشت اول کی حیثیت رکھتی ہے۔ دل میں پیدا ہونے والے خیالات زمین میں ڈالے ہوئے بیجوں کی طرح ہیں۔ اگر خیالات نیک ہوں گے تو ان سے نیکی کا درخت پرورش پائے گا اور اگر یہ برے ہوں گے تو بدی کی خودرو جڑی بوٹیاں پیدا ہوں گی۔ دل نیک ہو گا تو اس کے اثر سے انسان کی زبان، ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں سبھی اچھے کام انجام دیں گے۔

اب ضیافت طبع کے لئے اردو کے منتخب اشعار پیش کئے جاتے ہیں جن میں شعراء حضرات نے دل کا لفظ نہایت مہارت سے استعمال کیا ہے۔ مثلاً

ارض و سما کہاں تیری وسعت کو پا سکے
میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے

(خواجہ میر درد)

ہم تجھ سے کس ہوس کی فلک جستجو کریں
دل ہی نہیں رہا کہ کچھ آرزو کریں

دل کے پھر زخم تازہ ہوتے ہیں
کہیں غنچہ کوئی کھلا ہو گا

اگر یوں ہی یہ دل ستاتا رہے گا
تو اک دن میرا جی ہی جاتا رہے گا
میں جاتا ہوں دل کو تیرے پاس چھوڑے
میری یاد تجھ کو دلاتا رہے گا

ہمارے آگے تیرا جب کسو نے نام لیا
دل ستم زدہ کو ہم نے تھام تھام لیا
(میر تقی میر)

دیکھ تو دل کہ جاں سے اٹھتا ہے
یہ دھواں سا کہاں سے اٹھتا ہے
گور کس دل جلے کی ہے یہ فلک
شعلہ اک صبح یاں سے اٹھتا ہے
(خواجہ حیدر علی آتش)

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے
دل ہی تو ہے نہ سنگ وخشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں
حیراں ہوں دل کو رُوؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں
یا رب وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے میری بات
دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور
(مرزا غالب)

ربانی اشعار

ربط ہے جان محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
کوئی یار سے جب لگاتا ہے دل
تو باتوں سے لذت اٹھاتا ہے دل

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے
دل کرکے پارہ پارہ چاہوں میں اک نظارہ
دیوانہ مت کہو تم عقل رسا یہی ہے

دیکھ لو میل و محبت میں عجب تاثیر ہے
ایک دل کرتا ہے جھک کر دوسرے دل کو شکار
اسے دے چکے مال و جاں بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار
(درثمین)

جگہ دیتے ہیں جب ہم ان کو اپنے سینہ و دل میں
ہمیں وہ بیٹھنے دیتے نہیں کیوں اپنی محفل میں
(کلام محمود)

ایک سچا مومن وقتاً فوقتاً اپنے دل کی حالت کا جائزہ لیتا رہتا ہے یعنی یہ کہ وہ دوسروں کے متعلق اچھے خیالات رکھتا ہے اس کے ارادے نیک ہیں وہ دوسروں کے ساتھ حسن سلوک اور محبت سے پیش آتا ہے اور یہ کہ اس کا دل حق کا متلاشی ہے اور خدا کی محبت میں وہ سرشار ہے یا کہ نہیں؟ اگر ہے تو واقعی وہ دل محبت، رحمت، شجاعت، امانت، دیانت، صداقت، خلوص اور عاجزی کا پیکر ہے جو دل میں ہو وہ آنکھوں سے عیاں ہو جاتا ہے۔

نظر ملا کے ذرا دیکھ مت جھکا آنکھیں
بڑھا رہی ہیں نگاہوں کا حوصلہ آنکھیں
جو دل میں عکس ہے آنکھوں سے بھی وہ جھلکے گا
دل آئینہ ہے مگر دل کا آئینہ آنکھیں

دل فی الحقیقت تمام جذبات کا سرچشمہ ہے۔ اگر دل میں پاک اور نیک خیالات پرورش پائیں گے تو انسان نیکی کی طرف گامزن ہوگا۔ اگر اس کے دل میں پراگندہ خیالات ابھریں گے تو وہ برائی کی ڈگر پر چل نکلے گا۔ دل میں ابھرنے والے خیالات اور جذبات زمین میں بوئے ہوئے ان بیجوں کی طرح ہیں جو پنپنے پر تناور پودوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ دل کی پاکیزگی نیکی کے درخت کی نشوونما کے لئے مہمیز کا کام کرتی ہے۔ اگر دل اچھا ہے تو انسان کے اعمال، گفتگو، ذہن اور نظر بھی اچھی ہوگی۔ خوب یاد رہے کہ دنیا کی محبت دل کا اندھیرا اور دین کی محبت دل کا نور ہے اور ہاں دل اداس ہو تو گونجتی شہنائیاں بھی انسان کو متوجہ نہیں کرتیں۔

ہمارا دل ایک منٹ میں تقریباً 70 مرتبہ دھڑکتا ہے یعنی ایک دن میں ایک لاکھ مرتبہ اور انسان کی اوسط عمر میں تین بلین مرتبہ۔ دل جو کبھی فریفتہ ہوتا ہے۔ دل جو کبھی صنم آشنا ہوتا ہے۔ دنیا کے ہر ملک ہر زبان میں ہر ثقافت میں محبت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ چاہے انسان سات فٹ لمبا ہو یا پانچ فٹ لمبا ہو یا موٹا ہو یا پتلا ہو اس کے دل کی ضخامت اس کی مٹھی کے برابر ہوتی ہے۔ سائنس دان کہتے ہیں کہ ماں کے رحم میں پرورش پانے والا بچہ اپنی ماں کے دل کی دھڑکن محسوس کرتا ہے۔

ایک چڑیا گھر میں ایک بندر کے بچے کو اس کی ماں کی وفات کے بعد زندہ رکھنے کے لئے موٹے موٹے کمبلوں کی گٹھڑی میں بند کر کے اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا پمپ لگا دیا گیا جس سے دھک دھک کی آواز پیدا ہونے لگی اور یوں اس بندر کو ماں کے دل کی دھڑکن کا احساس دلایا گیا۔

بلاشبہ جذبات واحساسات کا منبع دل ہے اور عقل وفہم اور سوچنے کا منبع دماغ ہے۔ ان دونوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ انسان جب جذباتی ہوتا ہے تو اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے یا انسان اپنے محبوب کی گلی میں جائے تو دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ جب کہ اس گلی سے لوٹ آنے کے بعد دھڑکن نارمل ہو جاتی ہے۔ جب انسان کی زندگی کا آخری لمحہ آتا ہے تو ڈاکٹر دیکھتے ہیں کہ آیا مریض کا دماغ ماؤف ہونے کے ساتھ اس کا دل بھی بند ہے یا نہیں۔ کیونکہ بعض صورتوں میں مریض کا دماغ تو ماؤف ہو جاتا ہے مگر اس کا دل برابر کام کرتا رہتا ہے۔

انگریزی زبان میں Cross Your Heart کے معنی سچی اور کھری بات بیان کرنے کے ہیں۔ امریکہ کا صدر جب حلف لیتا ہے تو وہ حلف کے الفاظ دہراتے ہوئے اپنا دایاں بازو مٹھی بند کر کے دل کے اوپر رکھتا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ وہ یہ حلف صدق دل سے لے رہا ہے۔

پیس میکر (Pace Maker)

ہر دل میں فطرتی طور پر پیس میکر لگا ہوتا ہے۔ اگر یہ خراب ہو جائے تو مصنوعی پیس میکر لگا دیا جاتا ہے جو کہ ایک مصنوعی آلہ ہے یہ ان مریضوں کو لگایا جاتا ہے جن کے دل کی رفتار کسی بیماری کی بناء پر کم ہو جائے۔ اس آلے کی مدد سے انسان کے دل کی بجلی کی رفتار کنٹرول کی جاتی ہے یہ Lithium Cadmium سے کام کرتا ہے اور سینے کے اوپر کندھے کے پاس پٹھوں میں جگہ بنا کر لگا دیا جاتا ہے۔ اس کی ضخامت دیا سلائی کی ڈبیہ جتنی ہوتی ہے جس میں ایک تار دل کے چیمبر تک جاتی ہے۔ اس بیٹری سے دل ایک معین رفتار سے دھڑکتا رہتا ہے۔ یہ بارہ سال تک کام کر سکتا ہے۔ بیٹری جب ختم ہونے والی ہو تو اس کا پیغام بیپنگ سگنل سے مل جاتا ہے۔

دل کی بیماری کے ٹیسٹ

اللہ کسی کو دل کی بیماری نہ دے اگر لگ جائے تو بیماری کی نوعیت جاننے کے لئے ڈاکٹر کئی قسم کے ٹیسٹ کرتے ہیں۔ سب سے پہلے تو خون کے (کولیسٹرول) اندر چربی کی مقدار دیکھی جاتی ہے اور شوگر لیول دیکھا جاتا ہے۔ نیز خون کے اندر یورک ایسڈ کی مقدار بھی چیک کی جاتی ہے۔

پھر (ECG) Electrocardioram Test کیا جاتا ہے تا معلوم ہو سکے کہ مریض کو اس سے پہلے دل کا عارضہ کبھی ہوا ہے یا نہیں۔ اس کے علاوہ دل کا الٹرا ساؤنڈ بھی کیا جاتا ہے جو دل کی حرکت، والوز کی پوزیشن اور دل کے چار حصوں کے حجم کے بارہ میں اطلاع دیتا ہے۔ بعض دفعہ نیوکلیئر سکین بھی کیا جاتا ہے جس سے خون کا دورانیہ چیک کیا جا سکتا ہے۔

دل کی تصویر بنانے کے لئے ڈاکٹرز کسی زمانے میں ایکسرے مشین استعمال کرتے تھے مگر اب جدید ٹیکنالوجی کے طفیل دل کی تصویر کشی اب ایکوکارڈیوگرافی اور الیکٹروکارڈیوگرافی کے ذریعہ کی جاتی ہے اور دل کا تمام حال معلوم کر لیا جاتا ہے اور دل کے نہاں خانوں میں چھپی ہوئی تصاویر بتاں بھی سامنے آ جاتی ہیں۔

اینجیوگرافی ٹیسٹ میں مخصوص رنگ کا مادہ یعنی ڈائی خون کی شریانوں میں ڈالتے ہیں اور پھر اس ڈائی کو دل کے خاص پمپنگ چیمبر میں ڈال کر یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ اس کی دھڑکن نارمل ہے یا نہیں؟ اگر ڈاکٹر یہ محسوس کرے کہ مریض کو اوپن ہارٹ سرجری کی ضرورت ہے تو بائی پاس سرجری کی جاتی ہے جس میں عموماً ٹانگ سے خون کی صحت مند نالی لے کر دل کا جو رکاوٹ والا حصہ ہے اس سے بائی پاس کر کے یہ صاف نالی لگا دی جاتی ہے اس طرح خون بجائے اس رکاوٹ والے حصہ سے گزرنے کے بائی پاس سے ہوتا ہوا آگے چلا جاتا ہے۔ بعض صورتوں میں دل کے خراب والو کو بھی تبدیل کر دیا جاتا ہے یا دل کا والو تنگ ہو جائے تو اسے کھولنے کے لئے اوپن ہارٹ سرجری کی جاتی ہے۔

دنیا میں سب سے پہلی اوپن ہارٹ سرجری ڈاکٹر کرسچین برنارڈ نے 1976ء میں کی تھی۔ اس کی وفات دل کے حملہ سے 3 ستمبر 2001ء کو قبرص کے جزیرہ پر ہوئی تھی۔

اینجیو پلاسٹی میں اگر شریانیں بند ہو جائیں تو ایک چھوٹا سا کیمرہ جسم کے اندر داخل ہو کر فوٹو لیتا ہے اور پھر ان متاثرہ شریانوں کو غبارے کے ذریعہ کھول دیا جاتا ہے۔

دل کے متعلق بعض دلچسپ حقائق

ہمارا دل جسم کے اندر تقریباً سینہ کے درمیان میں ہے۔ مگر چونکہ اس کی دھڑکن بائیں طرف سے محسوس ہوتی ہے اس لئے لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ بائیں طرف ہوتا ہے۔ ایک بچے کے دل کا حجم اس کی مٹھی کے برابر اور نوجوان آدمی کا دل اس کی دو مٹھیوں کے برابر ہوتا ہے۔ دل کا اوسط وزن دس اونس ہوتا ہے۔ بالغ آدمی کا دل ایک منٹ میں ڈیڑھ گیلن (7-5 لیٹر) خون سرکولیٹری سسٹم میں پمپ کرتا ہے یعنی 87 گیلن ایک گھنٹے میں، 1200 گیلن ایک دن میں۔ ایک سال میں 4 لاکھ 447 گیلن اور 56 ملین گیلن 74 سال میں خون کی شریانوں میں پمپ کرتا ہے جو 60 ہزار میل لمبی ہوتی ہیں۔

دل ایک منٹ میں 72 مرتبہ دھڑکتا ہے یعنی 4300 مرتبہ ایک گھنٹہ میں 4 لاکھ 1 ہزار مرتبہ ایک دن میں اور 38 ملین دفعہ ایک سال میں۔ ہمارا دل بجلی سے کام کرتا ہے اس کو 2.5 واٹ بجلی کی ضرورت ہوتی ہے۔

ماں کے رحم کے اندر بچے کا دل ایک منٹ میں 150 مرتبہ دھڑکتا ہے۔ عورت کا دل ایک منٹ میں 75 مرتبہ دھڑکتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ عورت کا دل مرد کی نسبت ایک سال میں 1.5 ملین مرتبہ زیادہ دھڑکتا ہے نیند کے دوران دل ایک منٹ میں 55 مرتبہ دھڑکتا ہے۔ بعض دفعہ خوف سے انسان کا دل 201 فی منٹ مرتبہ دھڑکنے لگتا ہے اگر دھڑکن 150 تک پہنچ جائے تو موت واقع ہو سکتی ہے۔

اپنی نبض محسوس کرنے کے لئے ہاتھ کی دو انگلیاں گردن پر یا کلائی پر رکھیں نبض جو آپ محسوس کرتے ہیں یہ خون کے شریانوں کے اندر آنے جانے کی رفتار ہے۔ بچوں کی نبض 90 سے لے کر 120 منٹ ہوتی ہے مگر بالغ آدمی کی نبض 72 فی منٹ ہوتی ہے۔

جسم میں سب سے بڑی شریان کو Aorta کہتے ہیں۔ جب کہ Capillaries کا حجم بہت ہی چھوٹا ہوتا ہے یعنی دس کپیلریز ایک انسانی بال کے اندر سما سکتی ہیں۔ جب انسان چھینک مارتا ہے تو آنکھیں بند ہو جاتیں اور دل بھی ایک لمحہ کے لئے رک جاتا ہے عورت اور مرد کے اختلاط کے دوران سب سے زیادہ بوجھ دل پر پڑتا ہے۔

انسانی جسم کے اندر 5 سے 6 لیٹرز خون ہوتا ہے۔ یہ خون پورے جسم کے اندر ایک منٹ میں تین مرتبہ گھومتا ہے۔ یاد رہے کہ اوسط زندگی میں دل ایک ملین بیرل خون پمپ کرتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرم منیر احمد بھٹی صاحب معلم وقف جدید نبی سرروڈ ضلع عمر کوٹ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ نبی سرروڈ کی پانچ ناصرات کو قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق ملی اور مورخہ 23 راگست 2009ء یکم رمضان المبارک کو عزیزہ ثناء طارق بنت مکرم طارق نوید صاحب عمر 11 سال، عزیزہ شیزہ طارق بنت مکرم طارق نوید صاحب عمر 10 سال، عزیزہ ماریہ مشتاق بنت مکرم مشتاق احمد صاحب عمر 10 سال، عزیزہ ماہ سحر بنت مکرم امتیاز احمد صاحب عمر 10 سال اور عزیزہ ملیحہ کنول بنت مکرم منور احمد صاحب عمر 9 سال کی تقریب آمین منعقد کی گئی۔

تمام ناصرات سے مکرم مبشر احمد صاحب رند انسپکٹر تربیت وقف جدید نے قرآن مجید سنا اور دعا کروائی۔

سب احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بچیوں کو قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور مطالب کو سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

کامیابی

❁ مکرمہ امۃ الاعلیٰ صاحبہ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسارہ کی بڑی بیٹی عزیزہ امۃ المومن مونا بنت مکرم رانا خالد احمد صاحب مربی سلسلہ ماسکو روس نے امسال امتحان جی سی ای لیول منعقدہ مئی جون 2009ء میں 3A,s اور 5B,s کے ساتھ سیکنڈ پوزیشن لی ہے۔ عزیزہ مکرم رانا عبدالغفور صاحب سیکرٹری خارجہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی نواسی اور مکرم رانا عبدالماجد صاحب مرحوم دارالعلوم غربی صادق کی پوتی اور حضرت مسیح موعود کے رفقاء حضرت چودھری غلام قادر صاحب اور حضرت چودھری نواب خان صاحب آف لنگیری ضلع جالندھر کی نسل سے ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم اصغر علی صاحب کریم نگر فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم کاشف علی صاحب ایجنٹ روزنامہ الفضل فیصل آباد کو 6 ستمبر 2009ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کی وقف نو کی تحریک میں شمولیت کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قبول فرماتے ہوئے ازراہ شفقت بچی کا نام فوزیہ علی عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم شیخ فاروق احمد صاحب تاج کالونی فیصل آباد کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صالحہ اور والدین کیلئے نور العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم عبدالوہاب صادق صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں۔

میری ہمشیرہ مکرمہ منصورہ احمد صاحبہ بنت مکرم خواجہ فضل احمد صاحب کی 16 ستمبر 2009ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں انجیو پلاسٹی ہوئی ہے اور دو سٹنٹ ڈالے گئے ہیں۔ دو مزید سٹنٹ دو ہفتے بعد ڈالے جائیں گے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

❁ مکرم حافظ محمد اکرم حفیظ صاحب محاسب جماعت احمدیہ فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے بوجہ شوگر علیل ہیں۔ جس کی وجہ سے بائیں پاؤں کا انگوٹھا شدید متاثر ہوا۔ مورخہ 13 ستمبر 2009ء کو آپریشن کے ذریعہ متاثرہ حصہ کاٹ دیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ آپریشن کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور اہلیہ صاحبہ کو جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم ملک شمس الدین صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ بعارضہ ٹائیفائیڈ ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

اعلان دار القضاء

(مکرم منیر احمد صاحب صدیقی بابت ترکہ مکرم بشیر احمد صاحب)

❁ مکرم منیر احمد صدیقی صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم بشیر احمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 20/3 دار العلوم غربی (خلیل) برقبہ 10 مرلہ 7 مربع فٹ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ جبکہ دیگر ورثاء کو اس پر اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم منیر احمد صدیقی صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

فضل عمر ہسپتال میں خالی آسامیاں

❁ مندرجہ ذیل سپیشلسٹ رجسٹرار نرسنگ آسامیوں کی فضل عمر ہسپتال میں فوری ضرورت ہے۔

☆ گائنی سپیشلسٹ
☆ آئی سپیشلسٹ
☆ میڈیکل رگائنی رسرجیکل رجسٹرار میل رفی میل
☆ نرسز میل رفی میل
☆ ریڈیو گرافر اور لیبارٹری ٹیکنیشن

کوالیفائیڈ خواہشمند خواتین وحضرات اپنی درخواستیں صدر صاحب رامیر صاحب جماعت کی سفارش سے بنام ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ جلد روانہ کریں۔ تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ بعض تجربہ کار کوالیفائیڈ حضرات کو کنٹریکٹ پر بھی رکھا جاسکتا ہے۔ مزید معلومات کیلئے ایڈمنسٹریشن آفس سے رابطہ کرسکتے ہیں۔ فون نمبر: 047-6215646

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

شعبہ گائنی میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال

❁ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے شعبہ گائنی فضل عمر ہسپتال ربوہ ہمیشہ کی طرح جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے مریضوں کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کرنے میں مصروف عمل ہے اب مندرجہ ذیل سہولیات کی مدد سے مریضوں کے علاج میں مزید آسانی پیدا کی جارہی ہے۔ واضح ہو کہ یہ سہولیات پاکستان کے صرف چند چوٹی کے ہسپتالوں میں موجود ہیں۔

☆ ہڈیوں کی مضبوطی معلوم کرنے کیلئے Bone Densitometer کا استعمال
☆ الٹراساؤنڈ کی جدید قسم Color Doppler کا استعمال
☆ رحم کے منہ کے کینسر کی تشخیص کیلئے Colposcopy
☆ مخصوص ایام میں خون کے زیادہ اخراج کو کم کرنے کیلئے Thermachoice یعنی بغیر آپریشن کے علاج
☆ بچہ دانی کی اندرونی دیواروں کا معائنہ کرنے کیلئے Hysteroscopy
☆ دوران زچگی بچے کے دل کی رفتار معلوم کیلئے CTG کی سہولت
☆ گائنی وارڈ اور لیبر وارڈ میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کے لئے مؤثر طور پر علیحدہ انتظام

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

جذبہ حب الوطنی کی ایک اعلیٰ مثال

مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ستارہ حرب)

ایک والد کا اپنے بیٹے کے نام خط

خاکسار 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں PAF Base پشاور میں فائٹر سکواڈرن کی Maintenance Wing میں کام کرتا تھا۔ اس جنگ کے دوران خاکسار کے والد محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ جو کہ اس وقت کراچی میں کچھ عرصہ سے رہائش پذیر تھے۔ مذکورہ جنگ کے پیش نظر نہایت ہی مفید نصائح پر مشتمل مندرجہ ذیل دعائیہ خط مورخہ 12 ستمبر 1965ء کو ارسال کیا جو کہ جذبہ حب الوطنی کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔

پیارے بچے اللہ تعالیٰ تمہارا حافظ و ناصر ہو۔ آجکل پاکستان جو جنگ لڑ رہا ہے وہ عدل و انصاف کو قائم کرنے کے لئے ہے اور کفر کے ظلم اور ظلمات کو پاش پاش کرنے کے لئے ہے۔ ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو فتح و نصرت سے سرفراز فرمائے اور باطل کو پاش پاش کردے۔ آمین۔

کئی دفعہ میرے دل میں یہ جوش پیدا ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے کہے کہ پاکستان کو اس شرط پر فتح مل سکتی ہے کہ تم اپنے تینوں جوان بچے قربان کردو تو بلا جھجک اور بغیر کسی تردد کے اس سودے پر راضی ہو جاؤں۔

مجھے افسوس ہے کہ میں کمزور ہو چکا ہوں ورنہ مجھے امید ہے کہ میں میدان جنگ میں ہوتا۔ میں آپ کے دونوں بھائیوں کو لکھ رہا ہوں کہ وہ پاکستان کی بہادر افواج کے زخمیوں کے مداوا کے لئے اپنے خون کی پیشکش کریں۔ آپ کبھی بھی گھبرائیں نہیں۔ پوری مستعدی، بہادری اور جرأت سے کام کریں۔ خدا تعالیٰ خود آپ کی حفاظت فرمائے گا۔ کامیابی کے لئے دو چیزیں شرط ہیں۔ احتیاط اور جرأت جب کسی قوم میں یہ دونوں چیزیں جمع ہو جاتی ہیں اور پھر وہ قوم ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کو بھی مدد کے لئے پکارتی رہے تو پھر وہ قوم کبھی ناکام نہیں ہوتی۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

پرس، سکول بیگ، کالج بیگ، اٹیچی اور سفری بیگ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
دولت BAGS
ملک مارکیٹ۔ ریلوے روڈ ربوہ 0333-6708827

ایم ٹی اے کے پروگرام

25 ستمبر 2009ء

12-10 am	عربی سروس
2-15 am	ریئل ٹاک
3-15 am	ترجمۃ القرآن
4-35 am	جلسہ سالانہ یوکے 2003ء
6-05 am	تلاوت،خبریں
6-50 am	لقاء مع العرب
7-50 am	المائدہ
8-20 am	درس ملفوظات
9-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-20 am	ترجمۃ القرآن
10-20 am	جلسہ سالانہ۔یوکے 2003ء
11-30 am	(بیت) دارالبرکات کا معائنہ
12-05 pm	تلاوت، درس حدیث،خبریں
12-55 pm	گلشن وقف نو
1-55 pm	فرنچ کلاس
2-20 pm	سرائیکی سروس
3-00 pm	سوال وجواب
4-10 pm	انڈونیشین سروس
5-05 pm	سیرت صحابہ رسول ﷺ
6-00 pm	براہ راست خطبہ جمعہ
7-15 pm	تلاوت، درس حدیث،خبریں
8-15 pm	بنگلہ ملاقات
9-25 pm	سیرت صحابہ رسول ﷺ
10-00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 ستمبر 2009ء
11-15 pm	(بیت) دارالبرکات کی افتتاحی تقریب
11-35 pm	فرنچ پروگرام

26 ستمبر 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am	عربی سروس
2-35 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 ستمبر 2009ء
4-20 am	شہد کی مکھی
4-50 am	سوال وجواب
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-25 am	تلاوت، درس حدیث،خبریں
7-15 am	فرنچ پروگرام
7-40 am	لقاء مع العرب
8-55 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 ستمبر 2009ء
10-25 am	(بیت) دارالبرکات کی افتتاحی تقریب
10-55 am	راہ ھدیٰ
12-00 pm	تلاوت، درس حدیث،خبریں
12-50 pm	سوال وجواب
2-10 pm	رفقاء احمد
2-40 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 ستمبر 2009ء
3-40 pm	انڈونیشین سروس
4-35 pm	فرنچ سروس
5-45 pm	تلاوت
5-55 pm	بنگلہ سروس
7-00 pm	یسرنا القرآن
7-20 pm	انتخاب سخن
8-20 pm	گلشن وقف نو
9-25 pm	رفقائے احمد
9-55 pm	راہ ھدیٰ
11-00 pm	یسرنا القرآن
11-25 pm	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے

خبریں

افغانستان میں بھارت کا اثر ورسوخ بڑھ رہا ہے

امریکی جنرل اسٹینلے میک کرسٹل نے خبردار کیا ہے کہ افغانستان میں بھارت کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ سے خطے میں تناؤ اور امریکی مفادات کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ جنرل اسٹینلے نے پینٹا گون میں جمع کرائی گئی اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ افغانستان کے سیاسی، اقتصادی معاملات، ترقی اور سرمایہ کاری میں بھارت کا اثر ورسوخ بڑھ رہا ہے۔ جنرل اسٹینلے کے مطابق افغانستان میں جاری بھارتی سرگرمیوں سے خطے میں کشیدگی بڑھے گی اور پاکستان کے خدشات میں بھی اضافہ ہوسکتا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا ہے کہ اگر مزید فوج افغانستان نہ بھیجی گئی تو آٹھ سال سے جاری کوششیں ناکام ہوسکتی ہیں۔

خودکش حملوں کے ماسٹر مائنڈ ابوفراج سمیت 32 دہشت گرد گرفتار

فوجی آپریشن میں سیکیورٹی فورسز نے پیر سمیع الحق کے قتل میں ملوث شدت پسند قاری امین اور خودکش حملوں کے ماسٹر مائنڈ ابوفراج سمیت 32 دہشت گردوں کو گرفتار کرلیا ہے۔ آپریشن میں 5 سرنگیں اور شیل پروف بنکرز بھی دریافت کر لئے گئے، گرفتار ہونے والوں میں تین افغانی بھی شامل ہیں۔

القاعدہ کے خلاف جنگ میں تعاون چاہیے

امریکی صدر بارک اوباما نے کہا ہے کہ القاعدہ کو پاکستان اور افغانستان میں مشکلات کا سامنا ہے، امریکی فوج کی دہشت گردی کے خلاف قربانیاں قابل تحسین ہیں، میری بنیادی ذمہ داری اپنے ملک اور قوم کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دنیا ایک حقیقی تبدیلی چاہتی ہے، امریکہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کیلئے مسلسل کوششیں کر رہا ہے۔ القاعدہ کے خلاف جنگ میں دنیا کا تعاون درکار ہے۔ دنیا کے مسائل حل کرنے کیلئے سب کو مل کر کام کرنا ہوگا۔

امریکہ 1.6 ارب ڈالر فوری ادا کرے

صدر زرداری نے کہا ہے کہ امریکہ پاکستان کیلئے شراکت داری سپورٹ فنڈ کی واجب الادا 1.6 ارب ڈالر کی رقم فوری ادا کرے اور ٹوکیو میں پاکستان کی اقتصادی ترقی وخوشحالی کیلئے کئے گئے وعدے پورے کئے جائیں۔ اس بات کا اظہار انہوں نے نیویارک میں موجود پاکستان اور افغانستان کیلئے امریکہ کے خصوصی ایلچی رچرڈ ہالبروک سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔

عید پر دریاؤں اور سمندر میں 35 افراد ڈوب گئے

عید کے دنوں میں دریائے چناب سمندر اور آبی ذخائر میں پکنک مناتے ہوئے ایک ہی خاندان کے 5 افراد سمیت 35 افراد ڈوب کر دم توڑ گئے۔ جبکہ درجنوں کو بچالیا گیا۔

چیمپئنز ٹرافی، سری لنکا نے جنوبی افریقہ جبکہ پاکستان نے ویسٹ انڈیز کو ہرا دیا

سری لنکا نے آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی کرکٹ ٹورنامنٹ کے ابتدائی میچ میں جنوبی افریقہ کو 55 رنز سے ہرا دیا جبکہ دوسرے میچ میں پاکستان نے ویسٹ انڈیز کو 5 وکٹوں سے شکست دے دی۔ ویسٹ انڈیز نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 134 رنز کا ہدف دیا جو کہ پاکستان نے 31 ویں اوور میں 5 وکٹوں کے نقصان پر پورا کرلیا۔ عمر اکمل کی شاندار بیٹنگ نے پاکستان کو فتح سے ہمکنار کیا۔ اسے مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 25 ستمبر

طلوع فجر	5:31
طلوع آفتاب	6:55
زوال آفتاب	1:00
غروب آفتاب	7:04

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

LEARN LANGUAGE German
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، اور کرانک امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں
D-424 فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Rabwah
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

FD- 10

صاحب جی کی ایک اور فخریہ پیشکش
فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ۔ ربوہ
طالب دعا: شیخ مسعود احمد خالد
047-6214300

BETA ®
PIPES
042-5880151-5757238